ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1
2024

میڈیکل انشورنس کا اسلامی فقہ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

A Research Review of Medical Insurance in the Light of Islamic Jurisprudence

Dr. Farhat Naseem Alvi

Chairperson, Department of Islamic Studies, University of Sargodha

Naeem Ul Ghafoor

M.Phil. Islamic Studies, Department of Islamic Studies, University of Sargodha

Abstract

Medical insurance plays a crucial role in modern healthcare systems, providing financial protection against the unpredictable costs of medical treatments. However, the compatibility of conventional medical insurance practices with Islamic jurisprudence has been a subject of debate and scrutiny. This research review delves into the intersection of medical insurance and Islamic law, examining various perspectives, principles, and rulings within Islamic jurisprudence. Drawing upon a comprehensive analysis of relevant literature, this article explores the ethical, legal, and practical dimensions of medical insurance from an Islamic perspective. Key themes investigated include the permissibility of conventional insurance models in Islam, the principles of risk-sharing and mutual assistance, and the concept of takaful as an alternative Islamic insurance framework. Furthermore, the review investigates contemporary fatwas (religious rulings) and scholarly opinions on medical insurance, shedding light on the evolving discourse within the Islamic finance and ethics domain. By synthesizing diverse viewpoints and scholarly insights, this research review contributes to a nuanced understanding of the compatibility between medical insurance practices and Islamic principles, offering valuable insights for policymakers, healthcare practitioners, and stakeholders in Islamic finance and healthcare sectors.

Key Words: Insurance, Medical Insurance, Islamic Jurisprudence, Sharia

تمہید

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔اس کی تعلیمات منزل من اللہ ہیں جن کی تشریحات و توضیحات رسول اکرم ﷺ نے خود فرمائی ہیں۔اس لئے شریعت اسلامیہ کا دارو مدار انسان کی دنیاو آخرت کی فلاح و بہبود پر رکھا گیا ہے جس کا بنیادی مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہے۔لہذا ایسے اعمال بجالانے کا حکم دیا گیا ہے جس میں دنیوی واخروی فوائد و ثمرات کے ساتھ ساتھ رضائے الٰہی بھی شامل ہو،اور ایسے اعمال وافعال سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے جس میں دنیاو آخرت کے فوائد ہوں نہ اللہ کی رضا شامل ہو۔اسی لئے شریعت اسلامیہ نے جو اوامر ونواہی دیئے ہیں ان پر عمل کرنا یا بچنا لازم ہے۔

شریعت اسلامیہ کے احکام جس طرح صحت مندی کی حالت میں مکمل رہنمائی کرتے ہیں بالکل اسی طرح بیماری اور مرض کی صورت میں بھی رہنمائی کرتے ہیں ۔بلاشبہ صحت اللہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہے۔ حتی المقدور اس کی حفاظت کی کوشش کرنی چاہیے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دو حاضر میں صنعتی انقلاب،ماحول کا عدم توازن اور غذائی اجناس میں اضافہ کرنے کے لئے نت نئے تجربات کی وجہ سے امراض کی شرح میں ہوشربا اضافہ ہوتا جارہا ہے،اس کے ساتھ ساتھ امراض کی تشخیص اور علاج کے نئے اور مؤثر طریقے بھی دریافت کئے جارہے ہیں۔لیکن یہ جدید اور سائنسی طریقہ علاج اتنے مہنگے اور گراں ہو چکے ہیں کہ غریب اور متوسط معاشی وسائل کے حامل افراد کے لئے ان سے استفادہ کرنا ناممکن سا ہو کر رہ گیا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1
2024

ستم بالائے ستم تو یہ ہے کہ ایک وقت میں علاج معالجہ کرنا ایک خدمت خلق تصور کیا جاتا تھا پھر رفتہ رفتہ مادیت پرستی کے عروج نے اس کو باقاعدہ ایک نفع بخش کاروبار کی شکل دے دی جس کی بدولت میڈیکل انشورنس کی شکل وجود میں آئی۔ چنانچہ اب یہ کہہ سکتے ہیں کہ بیماریوں کے علاج معالجہ کے اخراجات کی پریشانی سے بچنے کا نام میڈیکل انشورنس ہے۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ

اگر دیکھا جائے تو انشورنس دور حاضر کا ایک اہم مسئلہ ہے۔جس کے بارے میں علمائے کرام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے ۔ اس لئے بہت سے اہل علم نے اس موضوع پر قلم اٹھایا۔ مطلقاً انشورنس کے بارے میں تو بہت کچھ لکھا جاچکا ہے لیکن اس کی جدیداور معروف اقسام جیسا کہ میڈیکل انشورنس کے بارے میں اتنا کچھ نہیں لکھا گیا۔اگرچہ بعض اہل علم نے اس موضوع پر طبع آزمائی کی ہے جیسا کہ جویریہ احمد نے" صحت کی بیمہ کاری۔مسلم فکر کا مطالعہ :برصغیر کے حوالے سے "ایم فل سطح کا مقالہ لکھا۔ڈاکٹر سعید الرحمن نے" ہیلتھ انشورنس اور اس کے شرعی متبادلات "کے عنوان سے ایک تحقیقی آرٹیکل لکھا۔ مجلہ تحقیقات اسلامی میں ڈاکٹر امتیاز حسین نے بھی ایک آرٹیکل بعنوان"میڈیکل انشورنس سے متعلق فقہی فیصلے " لکھا۔ اسلامی فقہ اکیڈمی انڈیا نے2015ء میں اس کمرشل میڈیکل انشورنس کے موضوع پر ایک سیمنار بھی منعقد کروایا۔ لیکن مذکورہ تمام تحقیقی مواد میں میڈیکل انشورنس کی جدید صورت جو کہ فی الوقت حکومتی سرپرستی میں رائج ہے۔ گورنمنٹ اپنی رعایا کو صحت اور علاج معالجہ کی سہولیات ایک انشورنس کمپنی کی وساطت سے بہم پہنچا رہی ہے اس کا بھی فقہی و تحقیقی جائزہ لیا جائے۔ اس آرٹیکل میں میڈیکل انشورنس خصوصاً حکومتی صحت کارڈ اور صحت سہولت پروگرام کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے ۔

میڈیکل انشورنس کی تعریف:

بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ نے میڈیکل انشورنس کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

"عقد التامین الصحی اتفاق بلتزم بموجبه شخص او مؤسسة تتعهد برعاية بدفع مبلغ محدد او عدد من الاقساط لجهة معينة، على ان تلتزم تلك الجهة بتغطية تكاليفه خلال مدة معينة"۔[1]

"میڈیکل انشورنس ایک ایسا معاہدہ ہے جس کے نتیجہ میں ایک شخص یا ادارہ جو اس کے حفظان صحت کا کفیل ہو، کسی متعین ادارہ کو ایک معینہ رقم یا متعدد اقساط کرنے کا پابند ہو اور اس کے عوض وہ ادارہ اس معینہ مدت کے لئے اس کے علاج کے ک اخراجات ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔"

محمد جبیر الانفی نے میڈیکل انشورنس کی تعریف یوں کی ہے:

"موعقد بين فرد او مؤسسة و بين شركة تامين تجارى تلتزم شركة التامين بمقتضاه ان تدفع مبلغا معيّناً دفعةواحدة او على اقساط و بان ترد مصروفات العلاج و ثمن الا دوية كلها او بعضها للمستفيد من التامين اذا مرض خلال مدة محدّدة و ذلک فی مقابل التزام المومن له بدفع اقساط التامين المتفق عليها۔"[2]

"یہ ایک فرد یا ادارہ اور انشورنس کمپنی کے درمیان معاہدہ ہے جس کے مطابق یہ انشورنس کمپنی یک مشت یا اقساط میں ایک مقررہ رقم ادا کرنے اور انشورنس سے فائدہ حاصل کرنے والے کی اس مقررہ مدت کے دوران جب بھی وہ بیمار ہو گا، علاج کے اخراجات اور تمام ادویہ یا بعض ادویہ کی قیمتیں ادا کرنے کی پابند ہوتی ہے۔اس کے مقابلے میں انشورنس کا حامل اس کی تمام طے شدہ اقساط ادا کرنے کا پابند ہوتا ہے۔"

محمد ہیثم الخیاط کے نزدیک میڈیکل انشورنس کا مفہوم یہ ہے:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1
2024

"هو عقد بين فرفين يلتزم به الطرف الاول (المستشفى) بعلاج الطرف الثانى (فردا كان او جماعةً) من مرض معين او الوقاية من المرض عامّة مقابل مبلغ مالى محدّد يدفعه الى الطرف الاوّل دفعةً واحدةً او على اقساط"[3]

"میڈیکل انشورنس دوفریقوں کے درمیان معاہدہ ہے جس کی رو سے پہلے فریق (ہسپتال) پر دوسرے فریق (خواہ وہ فرد ہو یا جماعت) کا کسی خاص مرض میں علاج یا عام امراض سے بچانا لازم ہوتا ہے۔اس کے مقابل دوسرا فریق پہلے فریق کو رقم یکمشت یا اقساط میں ادا کرتا ہے۔"

مذکورہ بالا تعریفات کی روشنی میں میڈیکل انشورنس کی نوعیت یہ ہے کہ ایک انسان تھوڑی سی رقم جو کہ پریمیم کے نام سے جانی جاتی ہے ادا کرنے کے بعد کمپنی یا ادارہ سے یہ ضمانت لے لیتا ہے کہ اگر وہ بیمار ہو گیا تو اس کے علاج و معالجہ میں پریمیم کی رقم کے لحاظ سے ایک حد تک انشورنس کمپنی یا ادارہ اس پر خرچ کرے گی اور بیماری کی صورت میں ہونے والے مالی نقصانات کی تلافی کرے گی مثلاً جیسے بیماری کی صورت میں اگر انشورر تنخواہ دار یا دیہاڑی دار آدمی ہے تو بیماری کی وجہ سے ان کی تنخواہ اور روزانہ کی اجرت میں جو کمی واقع ہو گی وہ بھی انشورنس کمپنی ادا کرے گی۔فی زمانہ میڈیکل انشورنس کا طریقہ کار یہ ہے کہ کمپنی یا ادارہ متعلقہ شخص کو ایک میڈیکل انشورنس کا کارڈ جاری کرتی ہے اور ساتھ کچھ منسلک ہسپتالوں کی فہرست بھی دیتی ہے جس میں تمام معلومات درج ہوتی ہیں کہ انشورنس کمپنی کا کن کن ہسپتالوں کے معاہدہ ہے۔انشورر وہاں جائے تو اس کا وہاں مفت علاج معالجہ ہو گا۔اب طریقہ علاج میں رقم کی ادائیگی کی بھی دو صورتیں ہیں۔ایک یہ کہ مریض کسی بھی ہسپتال میں جا کر اپنا علاج کروائے اور ہسپتال کا بل ادا کر دے اور بعد میں اپنی کمپنی سے اس بل کا کلیم کر لے اور دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ کمپنی براہ راست ہی ہسپتال کو مریض کے اخراجات ادا کر دیتی ہے۔لیکن اس میں ایسا کہیں بھی نہیں ہوتا کہ مریض جتنی چاہیے رقم خرچ کر دے بلکہ اس کا تعلق پریمیم اور سکیم پر منحصر ہوتا ہے۔جتنا پریمیم اور سکیم ہو گی اتنی ہی علاج کی رقم میسر ہو گی۔اور اگر مریض مقررہ وقت اور عرصہ میں مخصوص بیماریوں کا شکار نہ ہو تو اس کی انشورنس اور پریمیم ضائع ہو جائے گی۔

فقہی جائزہ:

جب کوئی نئی چیز وجود میں آتی ہے اور لوگ جب اس کو بکثرت اختیار کر لیتے ہیں تو علماء پھر اس کو شریعت اسلامیہ کے اصول و ضوابط کی روشنی میں اس کا جائزہ لیتے ہیں ۔جائزہ لینے کے بعد پھر اس کا شرعی حکم وضع کرتے ہیں یعنی کہ وہ حلال اور مباح ہو گا یا پھر حرام اور مکروہ قرار دیا جائے گا۔انہی پیش آمدہ مسائل میں دور حاضر کا ایک اہم مسئلہ میڈیکل انشورنس کا ہے۔اس بارے میں بھی علماء کی دو آراء موجود ہیں ایک طبقہ اس کے جواز کا قائل ہے اور ایک طبقہ اس کے عدم جواز کا قائل ہے۔ذیل میں ان علماء کے اقوال کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جو اس کے عدم جواز کے قائل ہیں۔

مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ:

''بیمہ کے کاروبار کو امداد باہمی کا نام دے کر جائز قرار دینے کی کوشش کی جاتی ہے، لیکن اس کی مروجہ صورتیں جتنی ہماری نظر سے گذری ہیں، سود اور قمار سے خالی نہیں،اس لئے وہ سب حرام ہیں۔''[4]

سید سلیمان یوسف بنوری:

علامہ سید سلیمان یوسف بنوری سے میڈیکل انشورنس سے متعلق سوال کیا گیا کہ کمپنی اپنے ملازمین کو میڈیکل انشورنس دیتی ہے،اس انشورنس سے فائدہ اٹھانا کیسا ہے؟اس کے جواب میں مولانا صاحب نے لکھا کہ :

''کمپنی کا اپنے ملازمین کو میڈیکل کی سہولت دینا تو جائز ہے، یہ ملازمین کے ساتھ تعاون ہونے کی وجہ سے ثواب ہے، لیکن ملازمین کو میڈیکل کی سہولت دینے کے لیے انشورنس کمپنی سے انشورنس اسکیم لینا ناجائز اور حرام ہے، یہ ملازمین کی دنیاوی ضرورت پوری کرنے کے لیے اپنی آخرت خراب کرنے کے مترادف ہے، اس لیے کہ انشورنش کی مروجہ تمام پالیسیاں جوئے، سود، جہالت اور غرر کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہیں، لہذا کسی بھی قسم کا انشورنس کرنا اور کرانا یا کسی بھی انشورنس کمپنی کا ممبر بننا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔''[5]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1
2024

مولاناڈاکٹراشتیاق احمد قاسمی :

”میڈیکل انشورنس میں چوں کہ سود اور جوا دونوں ہیں؛اس لیے عام حالات میں اس سے استفادہ ناجائز ہے،اس میں جمع شدہ قسطوں سے زیادہ سے بھی انتفاع ہوتا ہے جو سود ہے اور مقررہ مدت میں بیمار نہ ہونے کی صورت میں رقم واپس نہیں ملتی؛اس لیے جوا ہے اس میں تملیک علی الخطر کا پہلو غالب ہے۔تعاون کا پہلو غیر سرکاری کمپنیوں میں بالکل نہیں ہے اور سرکاری میں کچھ ہے؛مگر ابتدائی طور پر جمع شدہ پریمیم کی وجہ سے وہ بھی سود کے دائرے میں آتا ہے؛اس لیے ناجائز تعاون ہے۔“6

مذکور بالا علماء نے انشورنس اور اس کی جملہ اقسام کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔علماء نے جس بنیاد اور دلائل کے تحت اس کے عدم جواز کا فتویٰ دیا ہے وہ وجوہات اور دلائل تقریباً تمام علماء کے متفقہ ہیں۔ذیل میں ان تمام وجوہات اور دلائل کا باری باری جائزہ لیتے ہیں کہ وہ کیسے انشورنس اور اس کی تمام اقسام کی حرمت کو واضح کرتے ہیں۔

عدم جواز کے فیصلے کا تحلیلی جائزہ:

میڈیکل انشورنس کے عدم جواز کے قائل درج ذیل وجوہات کی بناء پر ناجائز سمجھتے ہیں۔

1. **غرر**

اس میں غرر کثیر پایا جاتا ہے کیونکہ انشورنس پیشگی میں ممکنہ بیماری پر ہو رہا ہے جو مستقبل میں پیش آسکتی ہے۔جبکہ اس بیماری کا وقوع پذیر ہونا غیر یقینی اور موہوم ہے۔اگر بیماری لاحق نہ ہوئی تو اس کی جمع شدہ رقم ضائع ہو جائے گی۔اس معاملہ میں غرر کثیر ہے جو کہ حدیث نبوی ﷺ میں منع ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم" نهى عن بيع الغرر"،[7]

”آپ ﷺ نے دھوکے کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔“

فقہ میں علامہ الکاسانیؒ نے غرر کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی:

”ان الغرر هو الخطر الذى استوى فيه طرف الوجود والعلم “[8]

”دھوکہ اس خطرے کو کہا جاتا ہے جس میں وجود اور عدم وجود دونوں کے مواقع برابر ہوں۔“

غرر کی اس تعریف کا اگر میڈیکل انشورنس کی شکل میں جائزہ لیا جائے تو معاملہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اس معاہدے کا بنیادی جز او ر درحقیقت دھوکہ ہے کیونکہ میڈیکل انشورنس کا تصور بیماری کی بغیر ممکن نہیں ہے اور اس حادثے کا نام ہے کہ جس کے ہونے یا نہ ہونے دونوں کا احتمال ہوتا ہے۔یہی صورت میڈیکل انشورنس کروانے والے کی ہوتی ہے جو شخص میڈکل انشورنس کمپنی کو رقم اس لئے ادا کرتا ہے کہ بیمار ہونے کی صورت میں کمپنی اس کے علاج کے اخراجات کی رقم ادا کرے گی اب ممکن ہے اس کو بیماری لاحق ہو اور ممکن ہے وہ بیمار نہ ہو۔لہٰذا احناف کی اس تعریف کی روشنی میں میڈکل انشورنس میں غرر کا عنصر موجود ہے۔

2. **ربا(سود)**

میڈیکل انشورنس میں ربا(سود) کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔قرآن مجید میں ربا کی پرزور مذمت بیان کی گئی ہے اور اس سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔علامہ شامی نے ربا کی تعریف یہ بیان کی ہے۔

”کل قرض جر نفعا حرام ای اذا کان مشروطا “[9]

”ہر وہ قرض جو نفع کی شرط پر ہو حرام ہے۔“

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1
2024

میڈیکل انشورنس میں یہ معاہدہ طے پاتا ہے کہ انشورنس کروانے والا جو رقم ایک معینہ مدت تک جمع کروائے گا اس کو بیماری کی صورت میں انشورنس کمپنی جو زائد رقم اس کو علاج کے لئے ادا کرے گی یہ قرض ساتھ نفع کی صورت ہے اور یہی سود ہے۔ معلوم یہ ہوا ہے کہ سود کے معاہدے میں جو عناصر پائے جاتے ہیں وہی تمام میڈیکل انشورنس میں بھی پائے جاتے ہیں۔ لہذا جو حکم سود کا ہو گا وہی میڈیکل انشورنس کا بھی ہو گا۔

3. قمار(جوا)

میڈیکل انشورنس میں قمار اور جوا کی صورتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ دونوں فریق میں سے ایک فریق خسارے کا شکار ہو جاتا ہے۔ انشورنس کروانے والے کو انشورڈ بیماری لاحق نہ ہو تو اس کی ساری جمع شدہ رقم ضائع ہو جائے گی اور اگر بیماری لاحق ہو جائے تو انشورنس کمپنی ایک بڑی رقم کا خسارہ ہو جائے گا۔ کتاب المبسوط میں قمار کی تعریف یہ بیان کی گئی ہے۔

"المقامرة او الرهان عقد يتعهد فيه كل من العاقدين (المقامرين او المتراهنين) ان يدفع الى الاخر مبلغا من النقود او اى عوض مالى آخر يتفق عليه ، اذا حدثت واقعة معينة خسارة اللعب فى المقامرة، و عدم صدق قول المراهن فى الواقعه غير محققة فى الرهان ۔"10

" جوا اس کو کہتے ہیں جس میں فریقین اس بات کا وعدہ کریں کہ وہ دوسرے کو ایک مقرر رقم یا کوئی دوسرا مالی معاوضہ جس پر ان کا اتفاق ہوا ہو، جب واقعہ پیش آئے گا اس وقت ادا کرے گا (جیسا مقامرۃ میں اس کا ہار جانا اور رہان میں ہر یقینی واقعہ کے بارے میں مراہن کے قول کا جھوٹا ثابت ہونا)۔"

مذکورہ بالا تعریف سے جو اہم نکتہ واضح ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ قمار بھی شرط کی مثل ہے۔ ان دونوں صورتوں میں عہد کرنے والے کا حق ایک غیر یقینی واقعہ ساتھ مشروط ہوتا ہے۔

جوا اور شرط ایک امکانی اور غرر والے معاملات میں سے ہیں۔ اس لئے ان فریقین میں سے کسی ایک کے لئے ناممکن ہے کہ معاہدہ کرتے وقت اس مقدار کا تعین کر سکے جو اسے ملنی ہے، یا اس مقدار کا اندازہ کر سکے جو اسے بعد میں ادا کرنا ہے کیونکہ اس کا تعین مستقبل میں ہی ہو سکتا ہے جس کا سارا انحصار ایک غیر یقینی واقعہ کے پیش ہونے پر ہے۔ جوا کی ساری خصوصیات میڈیکل انشورنس میں پائی جاتی ہیں۔ یہ ایک ایسا عقد ہے جس کے بہ موجب ایک فریق (میڈیکل انشورنس) اور دوسرا فریق (انشورنس کروانے والا) کو ایک مخصوص رقم یا کوئی اور مالی معاوضہ جس پر فریقین باہم رضامند ہوں اس صورت میں ادا کرے گا جب وہ متعین بیماری لاحق ہو جائے جس کا انشورنس میں تحفظ دیا گیا ہے۔ انشورنس کمپنی کی یہ ذمہ داری انشورنس کروانے والے کی اس ذمہ داری کے مقابلے میں ہوتی ہے جس کے بہ موجب وہ بیمار ہونے سے قبل انشورنس کمپنی کو رقم ادا کرتا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل انشورنس کی حقیقت بالکل جوئے اور شرط لگانے کی سی ہے اگرچہ اس کے عناصر اور جزئیات کے نام مختلف ہوں۔

میڈیکل انشورنس میں قمار کا پایا جانا واضح ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جوا اور قمار کو شیطانی فعل قرار دیا ہے اور اس کی حرمت کو بیان ہے[11]۔ لہذا جو حکم جوا اور قمار کا ہے وہی حکم میڈیکل انشورنس کا ہے۔

اضطراری حالت میں میڈیکل انشورنس کا حکم:

اضطراری حالت سے مراد مجبوری کی حالت میں میڈیکل انشورنس کروانا یا اس سے فائدہ اٹھانا ہے۔ بعض اوقات کسی ملک میں داخلے یا قیام کے لئے میڈکل انشورنس کو لازم قرار دیا ہو تو یا کسی ادارہ یا کارخانے میں ملازمین کے لئے میڈیکل انشورنس کروانا ضروری ہو تو ان سب معاملات میں لوگ اضطرار کی حالت میں شمار ہوں گے اور ایسی حالت میں شریعت اسلامیہ اپنے پیروکاروں کو بہت گنجائش دیتی ہے۔ ان میں سے ایک میڈیکل انشورنس بھی ہے۔ ایسی صورت کے بارے میں امام جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے۔

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1
2024

"فالضرورة بلوغه حدا ان لم يتناوله الممنوع هلک او قارب ، وهذا يبيح تناول الحرام "[12]

"ضرورت یہ ہے کہ آدمی اس نہج تک پہنچ جائے کہ اگر وہ ممنوع چیز کا استعمال نہ کرے تو ہلاک ہو جائے گا تو ایسی صورت میں حرام کا استعمال مباح ہو گا۔"

پس اگر نامساعد حالات کا سامنا ہو اور مسلمان اس حالت میں نہ ہوں کہ وہ قانون کی خلاف ورزی کر سکیں بلکہ خلاف ورزی کی صورت میں وجود خطرے میں ہو اور دوسری کوئی صورت بھی نہ ہو تو جان، مال اور عزت کی حفاظت کی خاطر میڈیکل انشورنس کروائی جا سکتی ہے۔

شیخ وھبہ الزحیلی کہتے ہیں۔

"يجوز التامين الاجبارى او الالزامى الذى تفرضه الدولة لانه بمثابة دفع ضريبة للدولة"[13]

"اجباری یا لازمی انشورنس جس کو حکومتیں لازم قرار دیتی ہیں، جائز ہیں۔ اس لئے کہ وہ بہ منزلہ ٹیکس کے ہے جو حکومت کو ادا کیا جاتا ہے۔"

حاصل بحث:

حاصل بحث یہ ہے کہ عمومی حالات میں کمرشل انشورنس اداروں سے میڈیکل انشورنس کروانا ناجائز ہے کیونکہ اس میں سود، غرر اور جوا جیسے عناصر پائے جاتے ہیں جن کی شریعت اسلامیہ میں سخت ممانعت ہے۔ البتہ وہ ممالک، ادارے یا کمپنیاں جہاں میڈیکل انشورنس کروانا لازم اور فرض ہو تو وہاں قانونی مجبوری کے اور بہت سے مفاسد سے بچنے کے لئے اس کی اجازت ہو گی لیکن انشورنس کروانے والے کے لئے اپنی جمع یا کٹوتی شدہ رقم سے زیادہ استعمال کرنا جائز نہیں ہو گا۔

میڈیکل انشورنس کے جواز کے دلائل:

میڈیکل انشورنس کے مجوزین علماء کرام انشورنس کو باہمی تعاون کی ایک قسم قرار دیتے ہیں اور اس کے جواز کا فتویٰ صادر فرماتے ہیں۔ جن میں چند نامور علماء کرام ذیل ہیں:

1. **مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ:**

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے اس کو باہمی تعاون کی بناء پر اس کو جائز قرار دیا ہے[14]۔ اور اس کے جواز میں وہ قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں۔

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ [15]

" نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو اور گناہ اور ظلم پر تعاون نہ کرو"

2. **مولانا سلطان احمد اصلاحی:**

"روٹی، کپڑا اور مکان کی طرح علاج بھی انسان کی ایک بنیادی ضرورت ہے، یہ علاج امیر اور غریب ہر ایک کی یکساں ضرورت ہے اور اکثر اوقات اس کی ضرورت امیر سے زیادہ غریب کو ہوتی ہے۔ اور بہت ساری صورتوں میں علاج کے اخراجات معمولی طور گراں ہوتے ہیں، جن کے تقاضوں کی ادائیگی میڈیکل انشورنس جیسی کسی اسکیم کے ذریعہ ہی پوری کی جا سکتی ہے، البتہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے حسن ظن ضروری ہے، اس لئے اس اسکیم میں شرکت آدمی دوسرے کی مدد کی نیت سے کرے۔"[16]

3. **مولانا نعیم اختر قاسمی:**

" میڈیکل انشورنس کرانا جائز ہے، کیونکہ یہ امداد باہمی کی قبیل سے ہے، جس میں سود اور قمار وغیرہ کا تحقق نہ ہو گا اور کمپنی کا نفع حاصل کرنا شرکاء کی اجازت سے ہے، نیز حصول نفع ایک تبعی اور طبعی چیز ہے۔"[17]

4. **مولانا سلطان احمد اصلاحی:**

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1
2024

" میڈیکل انشورنس (صحت بیمہ) کرایا جاسکتا ہے،البتہ چونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات سے ''حسن ظن'' ضروری ہے، جس کی حدیث میں تاکید ہے۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:'' لا یموتن احدکم الا وھو یحسن با للہ الظن '' تم میں سے کسی پر بھی موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ وہ اللہ عزوجل کے متعلق اچھا گمان رکھتا ہو۔"دوسرے موقع پر حسن ظن کو حسن عبادت کا حصہ قرار دیا گیا:''ا ن حسن الظن من حسن العبادۃ '' حسن ظن بہترین عبادت میں سے ہے۔اس لئے اس اسکیم میں شرکت آدمی دوسرے کی مدد کی نیت سے کرے،اپنے مولی سے حسن ظن کے تقاضے سے بیماری محفوظ رہ کر زندگی گزارنے کا آرزومند ہو،اللہ تعالی کے فیصلے سے اسی کا کوئی حصہ اس کی قسمت میں آجا ئے تو بدرجہ آخر اس اسکیم سے فائدہ اٹھالے''۔[18]

مذکورہ بالا بحث کا نتیجہ یہ اخذ ہوتا ہے کہ ان علماء کے نزدیک بیمہ اور اس کی تمام اقسام وقت کی ایک اہم ضرورت ہے اور اس کے مصالح کے پیش نظر اس میں کسی حد تک غیر شرعی عناصر اگر موجود بھی ہوں تو پھر بھی مخصوص حالات کے تحت اس کی حلت کے جواز پائے جاتے ہیں۔جیسا کہ قرآن مجید میں بھی مجبوری کے تحت حرام چیز کو استعمال کرنے کی اجازت موجود ہے۔بالکل ایسے ہی انشورنس بھی مخصوص حالات میں جائز اور مباح ہے۔

حکومتی میڈیکل انشورنس کے بارے میں فقہاء کی آراء:

عصر حاضر میں میڈیکل انشورنس کی ایک نئی صورت معرض وجود میں آئی ہے جو کہ حکومت کی طرف سے دی جانے والی میڈیکل انشورنس ہے۔یہ کمرشل میڈیکل انشورنس سے مختلف ہے۔اس میں بیمہ دار کو باقاعدہ کوئی ماہانہ یا سالانہ بنیادوں پر پریمیم یا قسط ادا کرنا نہیں ہوتی بلکہ حکومت عوام سے ٹیکس وصول کرنے کے عوض اجتماعی طور پر اپنی تمام رعایا کی انشورنس کمپنی کی وساطت سے میڈیکل انشورنس کر دیتی ہے۔جس میں فی خاندان کے حساب سے ایک رقم مختص کر دی جاتی ہے جس کے تحت اس خاندان کے تمام افراد بیماری کی صورت میں اس سکیم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔پاکستان میں سب سے پہلے یہ ''صحت سہولت پروگرام'' ۲۰۱۵ میں اس وقت کے وزیر اعظم جناب میاں محمد نواز شریف نے شروع کیا تھا جو بعد میں بھی جاری وساری رہا اور فی الوقت تک جاری ہے۔حکومت عوام کو صحت کی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے ملک کی ایک معروف بیمہ کمپنی ''اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی'' کا سہارا لئے ہوئے ہے۔جس کے ذریعے سے عوام کی صحت کی سہولیات پہنچائی جارہی ہیں۔علماء کرام نے اس میڈیکل انشورنس کا فقہی جائزہ لیا اور اس کو کفالت عامہ کے تحت جائز قرار دیا ہے۔

حکومت چونکہ کفالت عامہ کی ذمہ دار ہوتی ہے۔عوام کی بنیادی ضروریات کو پورا حکومت وقت کی کلیدی ذمہ داری ہوتی ہے کیونکہ وہ اس کے عوض عوام سے ٹیکس وصول کرتی ہے۔ٹیکس وصولی کا مصرف عوام کی فلاح وبہبود ہوتا ہے اور ان کی بنیادی ضروریات جیسا کہ صحت، تعلیم،انصاف،جان،مال کا تحفظ وغیرہ کو پورا کرنا ہوتا ہے۔لہذا علماء کرام نے اس قسم کی میڈیکل انشورنس کو حکومت کی طرف امداد اور تعاون گردانا ہے جس کی بناء پر اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ان میں چند فقہی آراء درج ذیل ہیں:

مجمع البحوث الاسلامیہ:

مجمع البحوث الاسلامیہ کی دوسری کانفرنس جو کہ مئی ۱۹۶۵ء بمطابق محرم ۱۳۸۵ھ میں قاہرہ (مصر) میں منعقد ہوئی تھی۔اس کانفرنس میں جدید فقہی مسائل زیر بحث لائے گئے انہی مسائل میں ایک میڈیکل انشورنس اور دیگر سوشل انشورنس کو زیر بحث لایا گیا اور اس کانفرنس میں اس مسئلہ کے جواز میں فیصلہ کیا گیا اور کہا گیا:

''پنشن کا سرکاری نظام اور اس کے مشابہ سوشل سیکورٹی کا نظام جو کہ بعض ملکوں میں رائج ہے،اسی طرح سوشل انشورنس کا نظام، یہ سب جائز اعمال ہیں۔''[19]

تیسری کانفرنس کا فیصلہ:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1
2024

مجمع البحوث الاسلامیہ کی تیسری کانفرنس جو ۷ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء، بمطابق ۷ ارجب ۱۳۸۶ھ کو قاہرہ (مصر) میں منعقد ہوئی تھی اس میں بھی میڈیکل انشورنس کے جواز میں فیصلہ دیا گیا اور کہا گیا:

"جہاں تک تعاونی اور سوشل انشورنس اور دونوں کے ذیل میں آنے والے معذوری، بے روزگاری، بوڑھاپے اور ناگہانی حادثات وغیرہ سے تحفظ کے لئے کرائے جانے والے میڈیکل انشورنس وغیرہ کا تعلق ہے تو دوسری کانفرنس اس کے جواز کا فیصلہ کرچکی ہے۔"[20]

مولانا ابوسفیان مفتاحی:

"سرکاری انشورنس ادارہ جو علاج کی ضرورت پر مطلوبہ رقم یا مقررہ رقم دیتا ہے تو اس کو سرکار کی طرف سے امداد و تعاون کا درجہ دیا جا سکتا ہے، بلکہ دیا جانا چاہیے، کیونکہ بے کس اور مجبوروں اور معذوروں کے علاج و معالجہ کی ذمہ داری سرکاری و حکومت پر عائد ہوتی ہے، چنانچہ اس کے لئے سرکار کی طرف سے دینا حکومتوں میں سرکاری اسپتال قائم کئے گئے ہیں اور قائم کئے جاتے ہیں، جن میں مریضوں کا علاج مفت میں کیا جاتا ہے اور دوائیں مفت دی جاتی ہیں یہ اس طرح سے سرکار اپنی ذمہ داری ادا کرتی ہے، اور دنیا کی سرکاروں میں عوام کے لئے اور طرح کے بھی امدادی ادارے قائم ہوتے ہیں، جن سے غرباء و مساکین کی مدد کی جاتی ہے، لہٰذا اس کو سرکاری امداد و تعاون کا ہی درجہ دیا جانا چاہیے۔"[21]

شیخ ابوزہرہؒ:

معروف عرب عالم شیخ ابوزہرہ نے انشورنس کے جواز اور عدم جواز کے لحاظ سے اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے:

۱۔ اگر انشورنس براہ راست بیمہ کمپنیوں سے کی جائے تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اس میں سود اور قمار کا عنصر موجود ہے۔

۲۔ اگر حکومت اپنے ملازمین اور شہریوں سے یہ عقد اور نظام کرے تو جائز ہے۔[22]

یعنی اختلاف صرف انشورنس کمپنیز کے ساتھ معاملہ کرنے میں ہے۔ جو بیمہ داروں سے بہت سا نفع کماتے ہیں۔ لیکن حکومت کے زیر اہتمام جو اجتماعی انشورنس کی جاتی ہے ان کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ ان میں اجتماعی تعاون پایا جاتا ہے۔ خواہ ان کا دائرہ کار بعض لوگوں تک ہو یا مختلف گروہوں کو شامل ہو۔ چونکہ حکومت مختلف وسائل وذرائع سے عوام کی نگرانی اور کفالت کی ذمہ دار ہے، اس لئے حکومت کی طرف سے انشورنس جائز ہے۔ کیونکہ "ان الحکومة راع أ کبر و مسئولة عن رعایا ھا" حکومت سب سے بڑی نگران ہے اور وہ اپنی رعایا کے بارے میں جوابدہ ہے۔ حکومت اور عوام کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی خاندان کا سربراہ یا بڑا گھر کے تمام کار افراد سے کچھ رقم جمع کرتا ہے اور پھر حاجت و ضرورت کے موقع پر ان پر خرچ کرے۔

بالکل ایسے ہی حکومتی خزانے میں ہر شہری کا حق ہے، جب وہ سرکاری خزانے سے مال یا رقم وصول کرے گا تو گویا اس نے اپنا حق وصول کیا۔ کیونکہ حکومت ہر شہری کے حقوق کی محافظ اور ذمہ دار ہے۔ انشورنس کمپنی پر یہ ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

مولانا ڈاکٹر ظفر الاسلام اعظمی:

" میڈیکل انشورنس حکومت کی طرف سے امداد ہے، گورنمنٹ کی امداد لینے میں کوئی مضائقہ نہیں معلوم ہوتا، یوں بھی ہم حکومت کے طرح طرح کے فلاحی ورفاہی اداروں سے مستفید ہوتے رہتے ہیں، ان سے حدود و شرع میں رہ کر انتفاع جائز ہونا چاہیے۔"[23]

مولانا سلطان احمد اصلاحی :

"میڈیکل انشورنس کی اسکیم سے فائدہ اٹھانے میں سرکاری اور غیر سرکاری دونوں طرح کے اداروں کا حکم ایک ہوگا اور ان دونوں کے مقاصد کے جزوی فرق سے اس کے حکم میں کوئی فرق اور نہ ہوگا۔ سرکاری انشورنس اور علاج کی ضرورت پر جو مطلوبہ یا مقررہ رقم سرکار کی طرف سے ملتی ہے اس کو امداد اور تعاون کا درجہ دیا جائے گا۔"[24]

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1
2024

مذکورہ بالا روایات سے یہ بات اخذ ہوتی ہے کہ عوام کی بنیادی ضروریات کا خیال رکھنا اور ان کو پورا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے لہذا حکومت وقت کی طرف سے عوام الناس کو جو صحت کی سہولیات ملتی ہیں وہ دراصل ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے کیونکہ ریاست ایک ماں کی حیثیت سے تمام رعایا کی کفالت کی ذمہ دار ہوتی ہے۔اس لئے ریاست جس شکل میں اور جس صورت میں بھی افراد کو صحت اور علاج کی سہولیات دے رہی ہے چاہیے وہ انشورنس کی شکل میں ہی کیوں نہ ہوں وہ ریاست کی طرف سے بطور کفالت عامہ سمجھ کر استعمال کیا جائے گا اور اس کے جواز میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ میڈیکل انشورنس اگر کسی انشورنس کمپنی کے ذریعہ سے دی جاتی ہے اور وہ کمپنی حکومت کی ہی ملکیت ہو تو اس صورت میں یہ سب جائز تصور ہو گا اور اگر ریاست کسی نجی اور کمرشل انشورنس کمپنی کے ذریعہ سے یہ سہولت حاصل کرتی ہے تو یہ انشورنس اور بیمہ عوام کے لئے جائز ہو گا کیونکہ اس طرز کی انشورنس میں وہ مفاسد شامل نہیں ہوتے جو انشورنس کو ناجائز اور حرام بناتے ہیں لیکن حکومت کا یہ معاملہ مشکوک تصور ہو گا کیونکہ حکومت کو وہ تمام امکانات اور مفاسد کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جو ایک کمرشل انشورنس میں عام بیمہ دار کو سامنا کرپڑتا ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ حکومت کا نجی انشورنس کمپنی کے ساتھ رعایا کی میڈیکل انشورنس کا معاملہ جائز نہیں گا لیکن عوام الناس کے لئے یہ معاملہ جائز ہو گا کیونکہ افراد کو یہ سہولت حکومت کی طرف سے دی جارہی ہے نہ کہ براہ راست انشورنس کمپنی کی طرف سے۔ لہذا کفالت عامہ کے اصول وضوابط کے تحت یہ جائز تصور ہو گا۔

خلاصہ بحث:

کمرشل اور تجارتی انشورنس کے بارے میں توامت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کے کثیر علماء نے اس کے عدم جواز کا فتویٰ دیا ہے۔یوں کہہ لیں کہ انشورنس کی حرمت میں امت مسلمہ کا اجماع ہو چکا ہے۔ بہت کم تعداد ہے جو قیاس سے کام لیتے ہوئے اس کے جواز اور حلت کا فتویٰ دیتے ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔ جمہور علماء انشورنس اور اس کی تمام اقسام کی حرمت کے قائل ہیں اور اس کو سود میں شمار کرتے ہیں اور اس ضمن میں وہ قرآن وسنت سے دلائل بھی دیتے ہیں۔اور جو حکومت کی طرف سے شہریوں کو سٹیٹ لائف انشورنس کمپنی کے ذریعے سے میڈیکل انشورنس کی سہولت دی گئی ہے اس کے بارے میں علماء نے جواز کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ حکومت کفالت عامہ کی ذمہ دار ہے۔ شہریوں کا علاج معالجہ کرنا حکومت کا فرض ہے اور اس فرض کی ادائیگی کے لئے حکومت جو بھی طریقہ کار اختیار کرتی ہے اس کی ذمہ دار خود حکومت ہے کیونکہ اس میں شہریوں کی رائے اور مشورہ شامل نہیں ہوتا ہے حکومت خود ہی پالیسی وضع کر کے عوام کو سہولیات پہنچاتی ہے اس میں عوام کا کردار نہیں ہوتا لہذا عوام نے تو اپنے حقوق حاصل کرنے ہیں اور حکومت ادا کرنے کی پابند ہے۔اس کے لئے حکومت اپنے اعمال اور پالیسیوں کی ذمہ دار خود ہے۔ صحت سہولت پروگرام سے فائدہ اٹھانے سے عوام گنہگار نہیں ہو گی اگر اس میں کوئی گناہ کا عنصر ملوث ہے بھی تو حکومت گنہگار ہو گی عوام نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ فاطر میں کہتا ہے:وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی[25]۔"اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا" اس آیت سے بھی یہ استدلال ہوتا ہے کہ کوئی کسی دوسرے کے اعمال کا ذمہ دار نہیں ہے۔ لہذا عوام کے لئے یہ صحت سہولت پروگرام جائز ہو گا اور اگر اس میں کسی قسم کا کوئی گناہ یا حرمت کا عنصر پایا گیا تو اس کی ذمہ دار اور قصوروار حکومت ہو گی۔

حوالہ جات:

---

[1] مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی، ص14، قرارداد نمبر:149

[2] الانفی محمد جبیر، التامین الصحی واستخدام البطاقات الصحیحۃ، مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی الدورۃ13، مجلہ 3، ص467

[3] الخیاط، محمد ہیثم، التامین الصحی، بحوث مجلہ الفقہ الاسلامی، الدورۃ13 مجلۃ3، ص427

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1
2024

4 مفتی محمد شفیع، جواہر الفقہ، مکتبہ دارالعلوم، کراچی، ۲۰۱۰ء، ج:۴، ص:۵۶۶

5 سید سلیمان یوسف بنوری، ملازمین کو میڈیکل انشورنس کی سہولت دینا، میگزین، اقراء، ۱۱ نومبر ۲۰۲۲ء۔

6 https://darululoom-deoband.com/urduarticles/archives/3899

7 السجستانی، سلیمان ابن اشعث ابی داؤد، سنن ابی داؤد، نشر السنہ، ملتان، ۱۴۲۳ھ، ج۳، ص ۲۹۰، حدیث نمبر:۳۳۷۶

8 الکاسانی، ابو بکر مسود بن احمد، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۹۸۲ء، ج۲، ص۵۳

9 ابن عابدین، محمد امین بن عمر الشیر، فتاویٰ شامی مترجم، مسمی رد المختار، ادارہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور، ۲۰۱۷ء، ج۷، ص۳۹۵

10 السرخسی، محمد بن ابی سہل، المبسوط، دار المعرفہ، بیروت، ۱۴۰۴ھ، ج۷، ص۹۸۶

11 سورۃ المائدہ ۵:۹۰

12 سیوطی، ابوالفضل، جلال الدین، عبد الرحمان بن ابی بکر بن محمد، الاشباہ والنظائر، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۳ھ، ص۵۶

13 الزحیلی، وھبہ بن مصطفٰی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، دار الاشاعت کراچی، ۲۰۱۲ء، ج۲، ص۲۴۶

14 لدھیانوی، محمد یوسف، آپ کے مسائل اور ان کا حل، مکتبہ لدھیانوی، بنوری ٹاؤن کراچی، ۱۹۹۹:۶:۲۵۸

15 سورۃ المائدہ ۵:۲

16 اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا، میڈیکل انشورنس شریعت اسلامی کی روشنی میں، کتب خانہ نعیمیہ، دیوبند، یو۔پی، ۲۰۰۷ء، ص:۲۶

17 ایضاً

18 ایضاً، ص:۱۲۹

19 الخیاط، محمد ہیثم، التامین الصحی، بحوث مجلہ الفقہ الاسلامی، الدورۃ ۱۳، مجلہ ۳، ص:۴۲۷

20 ایضاً

21 مفتاحی، ابوسفیان، میڈیکل انشورنس کا شرعی حکم، مجلہ تحقیقات اسلامیہ، ستمبر ۲۰۱۹ء، ج:۵، ش:۱۴، ص:۹۸

22 شیخ ابو زہرہ، عقد التامین (بیمہ)، مترجم: مولانا عبد الرؤف، دار العلمیہ، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص:۵۶

23 اعظمی، ظفر الاسلام، ڈاکٹر، انشورنس کی شرعی حقیقت، مجلہ فقہ الاسلامی، نئی دہلی، اسلامک فقہ اکیڈمی، ۱۹۹۰ء، ص:۲۰۳

24 اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا، میڈیکل انشورنس شریعت اسلامی کی روشنی میں، ص:۱۳۰

25 سورۃ فاطر ۳۵:۱۸